اس جمعہ کا بیان

# واعظ الجمعہ

## حیاء اور اس کے تقاضے

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن شیوانی تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: حیاء اور اس کے تقاضے

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبد الرزاق ہنگورو، مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

عددِ صفحات: ۸

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی



: idarakhutbatejuma@gmail.com

: 00971559421541

: 00923458090612



www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۰ھ/۲۰۱۹ء

# حیاء اور اس کے تقاضے

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

## شرم وحیاء کا مفہوم اور اَحکام

برادرانِ اسلام! انسان کے اندر پائی جانے والی وہ خوبی یا صفت واَخلاق، جو بندے کو خلافِ شریعت اعمال، افعال اور اقوال سے روک کر افعالِ طیّبہ پر آمادہ کرے، اور دوسروں کے حق میں کمی وکوتاہی سے باز رکھے، شرم وحیاء کہلاتی ہے[1]۔ شرم وحیاء اور پاکدامنی انبیاء ومرسلین علیہم السلام، صحابۂ کِرام اور صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک عظیم الشان صفت، اور اللہ رب العالمین کی طرف سے ایک عمدہ ترین نعمت وتحفہ ہے؛ کیونکہ حیاء اُن فحش کاموں اور مُنکَرات کے ارتکاب میں رکاوٹ بنتی ہے، جو انسان کے دامنِ عِفّت کو داغدار کرتے ہیں، لہذا حیاء کو ایمان کا حصہ بھی قرار دیا گیا ہے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: «الْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ

(١) "شرح صحيح مسلم" باب بيان عدد شُعب الإيمان ...إلخ، الجزء٢، صـ٦ .

مِنَ الْإِيْمَانِ»[1] "ایمان کے ساٹھ سے زائد شعبے ہیں، اور ایمان کا ایک شعبہ حیاء بھی ہے"۔ اس کی مزید وضاحت و تائید حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی اِس روایت سے ہوتی ہے کہ آقائے نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «الْحَيَاءُ وَالْإِيمَانُ قُرِنَا جَمِيعاً، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ»[2] "حیاء اور ایمان دونوں آپس میں ملے ہوئے ہیں، تو جب ان میں سے ایک اُٹھ جائے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے" لہذا ہر مسلمان کو اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے بھی حیاء کو اختیار کرنا انتہائی ضروری ہے۔

## شرم وحیاء کا تقاضا

میرے محترم بھائیو! فحاشی، بے حیائی، بے پردگی، بدنگاہی اور گناہوں سے بچنا بھی شرم وحیاء کا تقاضا ہے، جبکہ بے حیائی، بدکرداری وعیب ہے، حضرت سیّدنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ إِلاَّ شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ إِلاَّ زَانَهُ»[3] "جس میں بے حیائی ہو اُسے عیب دار کر دیتی ہے، اور جس میں حیاء ہو اسے مزیَّن کر دیتی ہے"۔ لہذا ہم بارہا مشاہدہ کرتے ہیں کہ جب کسی کے اقوال واعمال کی بنیاد حیاء پر ہو، تو اِس میں زیب وزینت اور حُسن وکمال جھلکتا ہے، اور جب کوئی چیز حیاء سے خالی ہو تو وہ معیوب وناپسندیدہ ہو جاتی ہے۔

## رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سب سے زیادہ باحیاء تھے

برادرانِ اسلام! دوجہاں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم بڑے باحیاء تھے، جب کوئی بات قلبِ نازنیں پر ناگوار گزرتی تو ناگواری کا اِظہار چہرے سے محسوس کیا جاتا، حضرت سیِّدُنا

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الإيمان، باب أمور الإيمان، ر: ٩، صـ٥.
(٢) "مُستدرَك الحاكم" كتاب الإيمان، ر: ٥٨، ١/ ٣٠.
(٣) "سنن الترمذي" أبواب البرّ والصِلة، ر: ١٩٧٤، صـ٤٥٧، ٤٥٨.

ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: «كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا، فَإِذَا رَأى شَيْئاً يَكْرَهُهُ، عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهِ»[1] "نبئ کریم ﷺ پردہ نشیں کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیاء تھے، لہٰذا جب کوئی بات حضورِ اکرم ﷺ کو ناگوار گزرتی، تو ہم اُس کا اَثر آپ ﷺ کے چہرۂ انور سے محسوس کر لیا کرتے"۔

## اللہ تعالی سے شرم وحیاء کی تاکید

حضراتِ گرامی قدر! جب ہم مخلوق سے حیاء کرتے ہیں، تو ہمیں رب تعالی سے بدرجہ اَولیٰ شرم وحیاء کرنی چاہیے، ہر سلیم الفطرت انسان میں فطری طَور پر حیاء کا مادّہ پایا جاتا ہے، شرم وحیاء بندے کو اچھے وپسندیدہ کاموں پر آمادہ کرتی، اور ظاہری وباطنی گناہ وبرائی سے بچاتی ہے، ایسا بندہ جب کبھی بتقاضائے بشریت نفس وشیطان کا شکار ہونے لگتا ہے، تو یہ سوچ کر گناہ سے بچ جاتا ہے، کہ مجھے خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ ملاحظہ فرما رہا ہے۔ اللہ تعالی سے شرم وحیاء کی بہت تاکید آئی ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «اسْتَحْيُوْا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ» "اللہ تعالی سے حیاء کرو جیسا حیاء کرنے کا حق ہے" صحابۂ کِرام نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! ہم تو اللہ تعالی سے حیاء کرتے ہیں، اور تمام تعریف اللہ تعالی کے لیے ہی ہے! رحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: «لَيْسَ ذَاكَ، وَلَكِنَّ الِاسْتِحْيَاءَ مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ، أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ، وَمَا حَوَى، وَتَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَالْبِلَى، وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَى مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ»[2] "یہ نہیں، بلکہ اللہ سے حیاء کا حق یہ

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ٦١٠٢، صـ١٠٦٤.

(٢) "سنن الترمذي" أبوابُ صفة القِيامة، ر: ٢٤٥٨، صـ٥٦٠.

ہے کہ تم اپنے سَر اور اس کے متعلقات (ناک، کان، آنکھ وغیرہ) کی گناہوں سے حفاظت کرو، پیٹ اور اس کے متعلقات (سِتر و قدم وغیرہ) کو گناہوں سے محفوظ رکھو، مَوت اور اس کے بعد گلنے سڑنے کو یاد رکھو، اور جو آخرت کی بھلائی چاہتا ہے، وہ دنیا کی زِینت کو چھوڑ دے، تو جس نے ایسا کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے حیاء کا حق ادا کیا"۔

یعنی سَر کو اللہ تعالیٰ کے سِوا کسی کے آگے جھکا کر ذلیل نہ کرے، زبان کو غیبت، چُغلی، گالی گلوچ، جُھوٹ سے بچاتا رہے، آنکھ کو بد نگاہی، فلموں ڈراموں اور نامحرم کو دیکھنے سے بچاتا رہے، اور کان کو غیبت و بُری بات سننے سے بچاتا رہے، پیٹ کو حرام و مشتبہ چیزیں کھانے سے بچاتا رہے، اور پیٹ کے متعلقات ہاتھ، دل، ستر اور پاؤں ہیں، یعنی ہاتھ سے کسی کو اِیذاء دینے اور نامحرم کو ہاتھ لگانے سے بچاتا رہے، دل کو بُرے عقیدوں اور گندے خیالات و وَسوسوں سے بچاتا رہے، سِتر کو بدکاری و حرام کاری سے بچاتا رہے، پاؤں کو حرام کی طرف اُٹھنے سے بچاتا رہے، الغرض تمام اَعضاء کو ہمیشہ گناہ و ناجائز کاموں سے بچاتا رہے۔

## شرم و حیاء... مَکارِمِ اَخلاق کی بنیاد

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! شرم و حیاء مَکارِمِ اَخلاق کی بنیاد، تمام فضائل کا منبع و سرچشمہ اور عمدہ خصائل میں سے ہے، یہ بے حیائی و بُرے افعال و اقوال سے انسان کو بچاتی ہے۔ اس بہترین خصلت کے سبب انسان اللہ و رسول کا پیارا بن جاتا ہے، ہمارے آقا و مولا جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کوئی گفتگو کرتا، تو جب تک وہ خود خاموش نہ ہو جاتا، شرم و حیاء کے سبب مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ اس کی بات نہ کاٹتے، اگر کوئی سرکارِ اَبد قرار ﷺ کا ہاتھ پکڑتا، آپ اِحساسِ تکلیف کے باوُجود ہاتھ نہ چھڑاتے، یا نبیِ رَحمت ﷺ کے درِ دَولت پر جب کوئی مہمان آتا، جب تک

وہ خود نہ چلا جائے، سرکارِ مدینہ ﷺ اُسے رخصت نہ فرماتے، لیکن اللہ تعالی کو مصطفی کریم ﷺ کی تکلیف گوارا نہیں، لہذا فرمایا: ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۫ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ﴾[1] "اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں جب تک اِجازت نہ پاؤ حاضر مت ہو، مثلاً کھانے کے لیے بُلائے جاؤ، نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو! ہاں جب بُلائے جاؤ تو حاضر ہو، اور جب کھا چکو تو واپس لَوٹ جاؤ! نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ، اس سے نبی کو اِیذاء ہوتی ہے، مگر وہ تمہارے لحاظ میں کچھ نہیں فرماتے، اور اللہ تعالی حق بیان فرمانے میں نہیں شرماتا"۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اَخلاقی طَور پر شرم وحیاء کا مظاہرہ کر رہا ہے، تو ہمیں اس کا ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے، بلکہ ہمیں بھی اَخلاقیات کا مظاہرہ کرتے ہوئے، اپنی گفتگو مختصر کرکے میزبان کا بوجھ ہلکا کرنا چاہیے۔ شرم وحیاء اَخلاقیات کا حصہ، ہر بھلائی کی کُنجی اور دائمی خیر وبرکت کا باعث ہے، رحمتِ عالَمیان ﷺ نے فرمایا: «اَلْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ»[2] "شرم وحیاء پوری کی پوری خیر ہے"۔ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: حیاء یہ ہے کہ بندہ اللہ کی نعمتوں اور اپنی کوتاہیوں میں غور کرکے نادِم وشرمندہ ہو[3]۔

---

(١) پ٢٢، الأحزاب: ٥٣.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، باب بيان عدد شُعب ...إلخ، ر: ١٥٧، صـ٣٩.

(٣) انظر: "المرقاة" باب الرفق والحياء وحُسن الخلق، تحت ر: ٥٠٧٠، ٨/ ٨٠٠.

## صحابۂ کِرام کی شرم وحیاء

میرے محترم بھائیو! حضور نبیٔ کریم ﷺ کے تعلیم وتربیت یافتہ تمام صحابۂ کِرام وصحابیات رضی اللہ تعالی عنہم، اور اولیائے کاملین وصالحین، تقوی وپرہیزگاری اور شرم وحیاء کے پیکر ہوا کرتے، ان حضراتِ مقدّسہ کی حیاداری ضرب المثل ہے، انہی حضرات میں سے خلیفۂ سوم حضرت سیّدنا عثمانِ غنی ذو النورَین رضی اللہ تعالی عنہ بھی ہیں، آپ شرم وحیاء کے پیکر تھے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے اپنے صحابۂ کِرام کے اَوصاف بیان فرماتے ہوئے سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالی عنہ سے متعلق فرمایا: «وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ»(۱) "شرم وحیاء کے اعتبار سے عثمان سب میں زیادہ سچے ہیں"۔

عزیزانِ مَن! حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالی عنہ کی شرم وحیاء کے سبب فرشتے بھی اُن سے حیاء کیا کرتے، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ»(۲) "میں اُس سے شرم کیوں نہ کروں جس سے فرشتے بھی شرماتے ہیں!"۔

## ویلنٹائن ڈے اور دردناک عذاب

حضراتِ ذی وقار! گزشتہ کچھ عرصہ سے ہر سال ۱۴ فروری کو ویلنٹائن ڈے (Valentine Day) کے نام پر، اظہارِ محبت کے بہانے، نوجوان لڑکے لڑکیوں کا باہم تحائف دینا، یا ناجائز تعلقات قائم کرکے بے حیائی کا طوفان برپا کرنا، قابلِ مذمت اور اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔ اللہ تعالی مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے والوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ

---

(۱) "سنن ابن ماجه" مقدّمة المؤلّف، ر: ١٥٤، صـ٣٦.

(۲) "كنز العمّال" حرف الفاء، كتابُ الفضائل، ر: ٣٢٧٩٦، ١١/ ٢٦٩.

الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾[1] "وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے"۔

## پاکدامنی... پاکیزہ لوگوں کا عظیم خُلق وشِعار

عزیزانِ محترم! بندے کا نفسانی خواہشات، بے حیائی، بدنگاہی اور مشتبہ چیزوں سے پرہیز، شرمگاہ کی حفاظت، اور اَخلاقِ حمیدہ سے مزیَّن وآراستہ ہوکر، اَحکامِ شرعیہ کی پابندی کرنا، پاکدامنی کہلاتا ہے۔ پاکدامنی سلیم الفطرت وپاکیزہ لوگوں کا ایسا عظیم خُلق وشِعار ہے، جو نفسانی خواہشات کو تکمیل کی آرزُوئے بد سے انسان کو بچاتا ہے۔ اس بہترین خصلت کے سبب انسان اپنے آپ کو حرام کاموں، ذِلّت ورُسوائی، نفسانی وشیطانی کاموں سے محفوظ رکھتا ہے۔

## بے حیائی سے بچنے کا حکم

حضراتِ ذی وقار! شیطان لوگوں کو ہمیشہ بے حیائی اور بدکاری کی دعوت دیتا ہے، اور بُرے کاموں کو اس حسین انداز سے پیش کرتا ہے، کہ ان کے بُرے نتائج نگاہوں سے اوجھل ہوکر رہ جاتے ہیں، انسان یہی سمجھنے لگتا ہے کہ ساری مسرّتیں، عزّتیں، اِنہی بُرے کاموں میں سمٹ کر رہ گئی ہیں۔ بے حیائی سے بچنے کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ﴾[2] "اے ایمان والو! شیطان کے قدموں پر مت چلو، اور جو شیطان کے قدموں پر چلے، تو وہ بے حیائی اور بُری ہی بات بتائے گا"۔

---

(۱) پ۱۸، النور: ۱۹.

(۲) پ۱۸، النور: ۲۱.

## بدکاری وبے حیائی کی کوئی گنجائش نہیں

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! سرکار کائنات ﷺ نے جو مُعاشرہ قائم کیا، اس کی بنیادی تعلیمات میں حیاء کا بہت عمل دخل ہے، لیکن اگر کوئی شخص ساری شرعی حدود پھلانگ کر بے حیائی کی دَلدَل میں گرے، اعلانیہ گناہ کا ارتکاب کرے، اور سمجھانے کے باوُجود باز نہ آئے، تو اُسے اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے، سرورِ دو عالَم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ»(۱) "جب تم بے حیاء ہوجاؤ تو جو جی چاہے کرو!"۔ لہٰذا آقائے کائنات ﷺ کے وفا دار اُمتیوں نے کبھی حیاء کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ مگر اب لگتا ہے کہ لوگ حیاء کو بھاری بوجھ سمجھ کر زیادہ دیر تک اٹھانے کے لیے تیار نہیں، یعنی ایسے لوگ اب شرم وحیاء نہیں کریں گے، بلکہ جو ان کا دل چاہے گا وہی کریں گے، حالانکہ تعلیمات اسلامیہ آپ نے ملاحظہ کیں، کہ ہمارا دین کس قدر شرم وحیاء اور پاکدامنی کی تلقین کرتا ہے! لہٰذا ہمیں غیر اسلامی اور فُضول رسم ورَواج کو چھوڑ کر، اللہ ورسول کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے، کہ اسی میں دنیا وآخرت کی ساری بھلائیاں پنہاں ہیں۔

### دعا

اے اللہ! ہمارے قَول وعمل میں شرم وحیاء نصیب فرما، بے حیائی وبے شرمی سے محفوظ فرما، اور فُضول رسم ورَواج سے بچنے کی توفیق عطا فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ٦١٢٠، صـ١٠٦٧.